بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ۔۔۔۔۔ یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۲۴۔ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد مسجد اقصےٰ میں حدیث کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔ آپ روزانہ عصر کے بعد بخاری کا درس دیتے ہیں اور کل سے نماز فجر کے بعد مسلم کا درس شروع کریں گے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

حکومتِ انگریزی سے "شیخ الاسلام" مقرر کرانے کی التجاء

"مسلمانانِ ہند کا نظام شرعی" کے عنوان سے سید سلیمان صاحب ندوی کا ایک مضمون اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس کے پڑھنے سے جہاں امید کی ایک خفیف سی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ وہاں بے حد رنج اور صدمہ بھی ہوتا ہے۔ امید تو اپنے مدھم سے خدوخال اس پہلو سے دکھاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنی پراگندگی اور زبوں حالی کا کچھ احساس ہو چلا ہے۔ اور ممکن ہے۔ اب وہ صحیح طور پر اصلاح حال کی طرف متوجہ ہوں۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپکو مریض نہیں سمجھتا۔ علاج کی فکر نہیں کرتا۔ لیکن جسے یہ محسوس ہو۔ کہ وہ کسی مہلک بیماری کا شکار ہو رہا ہے۔ جو جلد سے جلد اس کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ تو وہ مقدور بھر اچھے سے اچھا طبیب "تلاش کرے۔ اور اس سے علاج کرانے میں غفلت نہیں برت سکتا۔ پس جب سید سلیمان صاحب ندوی نے یہ لکھا۔ کہ:۔

"ہندوستان میں مسلمانوں میں مذہبی امور سخت انتشار اور بے ترتیبی کی حالت میں ہیں۔ مسجدیں ویران ہیں۔ اماموں اور موذنوں کی حالت سخت قابل اصلاح ہے۔ مدرسے کس مپرسی میں پڑے ہیں۔ ہندوستان میں جس قدر مذہبی مدارس ہیں ان میں کوئی باہمی تنظیم و سلسلہ نہیں۔ اوقاف کی حالت سخت قابل افسوس ہے۔ مسلمانوں کی ابتدائی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ملک کے بڑے بڑے رقبے مذہبی جہالت کی بناء پر اسلام اور حکومت دونوں کے لئے خطرناک ہیں۔ طلاق و نکاح فسق و تفریق کے ہزاروں معاملات جو رات دن پیش آتے رہتے ہیں۔ تمام ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ان کا کوئی انتظام نہیں۔"

تو خیال پیدا ہوا۔ کہ اس خستہ حالی اور بے دینی کے انسداد کے لئے کوئی خاص صورت اختیار کی جائے گی۔ اور وہ خاص صورت وہی ہو سکتی ہے۔ جو ہر ایسے تیرہ و تار زمانہ میں اختیار کی گئی جب لوگ دین سے بے بہرہ ہو گئے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس طرف توجہ کرنے کی بجائے حکومت سے التجا کی گئی ہے اس حکومت سے جسے قابلِ اطاعت ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اور جس کی عدالتوں کے متعلق خود سید سلیمان صاحب کا بیان ہے۔ کہ "اکثر علماء کے نزدیک ان معاملات میں غیر مسلم عدالتوں کا فیصلہ قبول کرنا ناجائز ہے۔" گویا اس حکومت کی قائم کردہ عدالتیں تو ناقابل تسلیم ہیں لیکن اس سے یہ التجا کرنا بالکل جائز ہے کہ "اسلام کی گزشتہ روایات اور موجودہ رسوم جاریہ کے مطابق مسلمانوں کے لئے ایک مذہبی صیغہ ہندوستان میں قائم کیا جائے جس کا اعلےٰ عہدہ دار شیخ الاسلام ہو۔ جس کی عزت اور وقار کا سرکاری طور سے اعتراف کیا جائے۔ اس کو ایک بڑی تنخواہ دے کر اس کے اعزاز کو بڑھایا جائے۔ اس کا تقرر مسلمان جماعتوں کے انتخاب اور گورنمنٹ کی منظوری سے ہو۔ اس کے ماتحت صوبوں میں اور صوبوں کے ماتحت ضلعوں میں اس کے عہدہ دار ہوں۔ جو اپنے حدود کے انتظامات کریں۔"

آخر میں یہاں تک کہہ دیا گیا ہے۔ کہ "گورنمنٹ کی اعانت کے بغیر یہ کام انجام نہیں پا سکتا۔"

گویا موجودہ غیر مسلم حکومت کی قائم کردہ عدالتیں تو اکثر علماء کے نزدیک اس بات کی مجاز نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے کسی جھگڑے کا فیصلہ کریں۔ لیکن اس کا مقرر کردہ اور اس کا تنخواہ دار "شیخ الاسلام" مسلمانوں کو دین و دنیا کی برکات سے مالا مال کر دے گا۔ ان کی مسجدوں کو آباد کر دے گا۔ ان کے اماموں اور موذنوں کی اصلاح کر دے گا۔ اور ان کے ہر قسم کے جھگڑے فساد مٹا کر انہیں اسلام کی اصل تعلیم کا پابند بنا دے گا۔ یہ سب کچھ سہی مگر سوال یہ ہے۔ کہ ایسا انسان حکومت کہاں سے ڈھونڈ کر لائے گی۔ اگر ایسی قابلیت اور اس قسم کی استعداد رکھنے والا کوئی انسان ہندوستان کی سرزمین میں موجود ہی نہیں۔ جو مسلمانوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھا سکے۔ اور ان کی پراگندگی اور انتشار کو دور کر کے ایک سلک میں منسلک کر سکے۔ انہیں اسلامی تعلیم پر چلا سکے۔ تو حکومت کیونکر مہیا کرے گی لیکن اگر کوئی موجود ہے۔ تو کیا وہ کسی گوشہ تنہائی میں بیٹھا اس بات کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ انگریزی اس کی عزت اور وقار کا سرکاری طور پر اعتراف کرے اور اس کو ایک بڑی تنخواہ دے کر اس کے اعزاز کو بڑھائے۔ تب وہ نمودار ہو۔ اور پھر مسلمانوں کی دینی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ شان کسی دینی مصلح کی نہیں ہو سکتی۔ ہاں ایک خود غرض اور نفس پرست انسان کی ہو سکتی ہے۔ مگر اس سے کسی قسم کی اصلاح کی توقع بالکل فضول ہے۔

افسوس مسلمانوں کی پراگندہ حالی نے ان سے قوت غور و فکر بھی سلب کر لی ہے۔ وہ اول تو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ اور اگر متوجہ ہوتے ہیں۔ تو اس قسم کی سکیمیں بناتے اور ایسی تجاویز کے پیچھے پڑتے ہیں۔ جو نہ تو قابلِ عمل ہوتی ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ حکومتِ انگریزی سے تنخواہ دار "شیخ الاسلام" مقرر کرانے کی التجا بھی ایسی ہی ہے۔ اس سے یہ تو ممکن ہے۔ کہ کسی عالم کہلانے والے کو معقول تنخواہ مل جائے۔ اور وہ اپنے ڈھب کے مولویوں کو اپنے ماتحت عہدیدار مقرر کر کے حکومت کے تنخواہ دار ایجنٹ بنا دے لیکن اس طرح مسلمانوں کی دینی لحاظ سے اصلاح ہو سکے اور دنیوی لحاظ سے وقار حاصل کر سکیں قطعاً محال ہے۔

کاش مسلمان حکومت برطانیہ سے "شیخ الاسلام" مقرر کرانے کی بجائے خدا تعالےٰ کے حضور سچے دل سے التجا کریں۔ کہ الٰہی ہمیں کسی ایسے مصلح کا دامن پکڑنے کی توفیق عطا فرما جسے تو نے ہمارے لئے مقرر کیا۔ اور اس کی اطاعت کے لئے ہمارے دل کھول دے تاکہ ہم تیرا قرب اور تیری رضا حاصل کر سکیں۔

تیرے مسیح علیہ السلام کے بندے بن جائیں۔ مسلمان اگر درد دل کے ساتھ سچی خواہش کے ساتھ اور حقیقی جوش کے ساتھ خدا تعالےٰ سے التجا کریں۔ تو یقیناً قبول ہو۔ کیونکہ جو کھٹکھٹاتے ہیں۔ ان کے لئے [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نیا عہدہ

اور

غیر مسلم اخبارات

(۱) معزز معاصر "پارس" (۱۸ اپریل) لکھتا ہے:

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان چین میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کے اس نئے عہدہ کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ آپ صرف وائسرائے کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ کیونکہ وہی ہندوستان کے امور خارجہ کے انچارج ہیں۔ چوہدری صاحب چین میں حکومت ہند کی تمام معاملات میں نمائندگی کریں گے۔ سر موصوف صرف چھ ماہ کے لئے چین میں مقیم رہیں گے۔ لیکن اس اثنا میں آپ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کی ججی پر فائز رہیں گے۔ گویا کہ آپ کو فیڈرل کورٹ کے جج کی حیثیت سے چین میں ڈیپوٹیشن پر سمجھا جائے گا۔

آج سے بارہ سال قبل کسی کے گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی۔ کہ لاہور کا ایک معمولی بیرسٹر موقعہ ملنے پر ایک روز آسمان ترقی پر ایسا ستارہ بن کر چمکے گا۔ کہ اس کے دوست واحباب اور خویش و اقارب اس کی ذات پر بجا فخر کریں گے۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان کی قابلیت کا سکہ اسی وقت جم چکا تھا۔ جبکہ صرف چند ماہ کے لئے انہوں نے سر فضل حسین مرحوم کی جگہ عارضی طور پر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔ اور بعد میں راونڈ ٹیبل کانفرنس کی کارروائی میں سرگرم حصہ لیا۔ کہ انہوں نے نہ صرف وزیر ہند اور دیگر انگریز مدبرین سے داد حاصل کی بلکہ اکثر ہندوستانی لیڈروں نے بھی جو پولیٹیکل اور مذہبی طور پر ان سے اختلاف رکھتے تھے۔ ان کی ذات پر فخر اور اعتماد کا اظہار کیا۔ بعد میں گورنمنٹ ہند کے ریلوے اور لاء ممبر نیز انچارج سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت سے انہوں نے قابل رشک شہرت حاصل کی۔ چوہدری صاحب کو جتنے طویل عرصہ تک ایگزیکٹو ممبر کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا اتنے عرصہ تک کوئی ہندوستانی مسلسل اتنے بڑے عہدہ پر فائز رہنے کا فخر حاصل نہیں کر سکا۔ لاء ممبری کے بعد فیڈرل کورٹ کی ججی پر چوہدری صاحب کا تقرر اس امر کی دلیل ہے۔ کہ وہ ایک ایسی نمایاں شخصیت کے مالک ہیں جنہیں حکومت نظر انداز نہیں کر سکتی اور اب چین میں ایجنٹ جنرل مقرر کئے جانے پر یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب کبھی کسی خاص موقعہ پر کسی ہندوستانی پالیٹیشن کی خدمات کی ضرورت پیش آئی تو حکومت کی نظر انتخاب ہمیشہ چوہدری صاحب پر پڑی۔

جن حالات میں چوہدری صاحب کو چین میں ہندوستان کی سفارت کے فرائض ادا کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ وہ جنگ کے خوفناک صورت حالات اختیار کر لینے کے باعث بہت نازک ہیں۔ تاہم یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب اپنی خداداد قابلیت سے چین اور ہندوستان کو ایک دوسرے کے زیادہ نزدیک لانے میں کامیاب ہوں گے۔

(۲) سکھ معاصر "شیر پنجاب" (۱۹ اپریل ۱۹۴۲ء) رقمطراز ہے:

"سر محمد ظفر اللہ خان جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا کو چین میں ہندوستان کا ایجنٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ آپ گورنمنٹ آف انڈیا کی نمائندگی کریں گے۔ مگر جواب دہ وائسرائے کو ہوں گے۔ فیڈرل کورٹ کے بھی آپ جج رہیں گے۔ یعنی آپ کی خدمات فیڈرل کورٹ سے محکمہ خارجیہ کو منتقل کی گئی ہیں۔ واپسی پر پھر آپ اس عدالت کے جج ہوں گے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی ہندوستانی کو غیر ملک میں سفیر کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ سر ظفر اللہ خان سر فضل حسین کی طرح نہایت قابل مسلمان لیڈر ہیں۔ انہوں نے برطانوی گورنمنٹ کو اپنی قابلیت کا قائل کر دیا ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ آپ کو بار بار ذمہ داری کے عہدوں کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں

"یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہو گا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد راہ جلد تر جمع کرو۔ کہ کام آئے۔" (الوصیت)

کشمیر میں تبلیغی دورہ کا پروگرام

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت امسال ایک مقررہ پروگرام کے مطابق کشمیر کی احمدی جماعتوں میں تبلیغی دورہ کیا جائے گا۔ اور اس طرح جماعتوں کی تنظیم تعلیم و تربیت اور تبلیغ اچھے معیار پر پہونچانے کی کوشش کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔ احمدیت کے پھیلاؤ کے لحاظ سے سات حلقے مقرر کئے گئے ہیں۔ ہر حلقہ کے معزز احباب کے مشورہ سے اس حلقہ میں انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کا انتظام کیا جائے گا۔ احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی تنظیم تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے بارے میں پورا پورا تعاون کریں گے۔

پروگرام حسب ذیل ہے۔ جس میں صرف خاص حالات کی وجہ سے کچھ تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(خاکسار عبد الواحد مبلغ کشمیر)

نام حلقہ	جماعتیں جو اس میں ہیں	تاریخہائے قیام
کولگام	کن پورہ۔ شورت۔ اوگام۔ کاہروٹ۔ ژوگام	آخر مئی
اسلام آباد	یاڑی پورہ۔ کاٹھ پورہ۔ چک امیرچہ۔ نون مئی۔ ہی باغ۔ بولسو۔ برازلو۔ اندورہ۔ نانگام۔ بچھوہڑ۔ اسلام آباد۔ پولی۔ بھگام	ماہ جون
ناروداؤ	آسنور۔ کوریل۔ ریوٹن۔ مانجی پورہ خورد۔ سنرگام۔ چالن۔ کھری بٹہ پورہ۔ ڈلو	ماہ جولائی
شوپیاں	ریشی نگر۔ گاگرن۔ شوپیاں۔ مانلو۔ تلکپورہ۔ ہیشواڑ۔ زرکن۔ ماندوجن	اگست
بارہ مولا	بارہ مولا۔ ہندواڑہ۔ لدرون۔ مانجی پورہ۔ ہچہ مرگ۔ ہفرڑہ۔ پنزگام	ستمبر
سرینگر	سرینگر۔ پانپور۔ بانڈی پورہ۔ واچی گام۔ ترک پورہ۔ وانگام	یکم اکتوبر تا ۵ انومبر
نیج باڑہ	نیج باڑہ۔ ہاری پاری گگام۔ ترال	۱۵ نومبر تا ۱۵ دسمبر

قاضی محمود احمد کی تلاش

میرا بھائی قاضی محمود احمد ابن قاضی محمد یوسف صاحب مشن کالج پشاور میں سال اول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کہ کسی لڑکے سے جھگڑا ہو جانے پر چند دن کالج سے غیر حاضر ہوا۔ اور پھر والد صاحب کی باز پرس کے ڈر سے کہیں روپوش ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ اس کو جہاں پائیں اپنے پاس رکھ کر مجھے یا میرے والد کو اطلاع دیں تاکہ خرچ بھیجکر منگوا لیں۔ حلیہ یہ ہے عمر قریباً ۱۸ سال قد قریباً پانچ فٹ۔ بدن درمیانہ۔ رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی زبان اردو اور پشتو۔ اس کی والدہ کو سخت صدمہ ہے۔ احباب راولپنڈی۔ جہلم۔ فیروز پور۔ لاہور جالندھر خاص طور پر خیال رکھیں۔ شائد فوجی بھرتی کے دفتر سے پتہ لگ سکے۔ قاضی محمد احمد احمدی مسجد احمدیہ پشاور

[illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے نقش قدم پر

ہر دو اصحاب پر کامل اتمام حجت کے لئے ۴۸ ہزار روپیہ کے انعامات

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت

مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۹۲۳ء میں سکندر آباد تشریف لائے۔ اور سکندر آباد وحیدر آباد میں بہت لیکچر دیئے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ نہ تو اس چودھویں صدی کے مجدد تھے۔ نہ مسیح موعود یا مہدی موعود نہ نبی اور رسول تھے۔ بلکہ ایسے تمام جھوٹے دعاوی کے سبب وُہ کافر اور خارج از اسلام تھے۔ (نعوذ باللہ) اور حضرت عیسٰے نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ وُہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔ اور وُہی آخری زمانہ میں آسمان سے واپس اُتریں گے۔ اور وُہی مسیح موعود ہیں وغیرہ تب خاکسار نے ان کو ایک اشتہار کے ذریعہ یہ چیلنج دیا۔ کہ وُہ اپنے یہی عقائد ایک عام جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ تو خاکسار ان کو اسی جلسہ میں اسی وقت پانچسو روپیہ نقد دے گا۔ اور اس حلف کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے ان پر کوئی گرفت نہ ہُوئی۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تو ان کے عقائد سچے سمجھے جائیں گے۔ اور ان کو مزید دس ہزار روپے کا انعام دیا جائیگا مگر انہوں نے اپنے مسلمہ عقائد حلفاً بیان کرنے کی جُرأت نہ کی۔

راہِ فرار

خاکسار نے ان کے ہم خیال لوگوں پر بھی حجت پُوری کرنے کے لئے یہ اعلان کیا کہ اگر وُہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو حلف کے لیے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو سو روپے انعام دیں گے۔ معلوم نہیں کس قدر لوگوں نے اس کے متعلق کوشش کی۔ مگر مولوی صاحب اب تک ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے فرار کی یہ راہ نکالی۔ کہ "میں سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین کا مطالبہ پُورا کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وُہ مجھے دس ہزار روپے دینے کے بجائے بمنظوری خلیفہ صاحب قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں۔ کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہوں تو سیٹھ صاحب مع خلیفہ صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے"!!

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج

جناب مولوی محمد علی صاحب ماہ فروری ۱۹۴۲ء کے آخر میں سکندر آباد تشریف لائے اور سکندر آباد وحیدر آباد میں لیکچر دیئے۔ جن کا خلاصہ وہی ہے۔ جو وُہ اٹھائیس سال سے ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ چودھویں صدی کے مجدد و مسیح موعود تو بے شک تھے۔ مگر نبی۔ رسُول نہ تھے۔ نہ انہوں نے خود یہ دعاوی کئے۔ اور کوئی کلمہ گو ان کو نہ ماننے سے یا جھٹلانے سے کافر نہیں ہو سکتا۔ تب خاکسار نے ان کو ایک خط کے ذریعہ یہ چیلنج دیا۔ کہ وُہ اپنے یہی عقائد ایک جلسہ عام میں حلفاً بیان کریں۔ تو ان کو اُسی جلسہ میں اُسی وقت ایک ہزار روپے انعام نقد دیا جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہُوئی۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تو وُہ حق پر سمجھے جائیں گے اور ان کو مزید دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ پھر خاکسار نے اپنا یہ چیلنج اپنی جماعت کے مشہور آرگن "الفضل" میں شائع کرا دیا۔

مولوی صاحب کا جواب

مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وُہ میرے خط کا جواب مجھے دیتے۔ اور پھر اپنے اخبار میں بھی شائع کراتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اب حال میں ہمارے ایک دوست نے ان کا ایک ٹریکٹ مجھے روانہ کیا ہے۔ اس میں میرے چیلنج کا جواب ہے[5]۔ جس میں کئی ایک بے تعلق باتیں ہیں۔ جن کو میں فی الحال چھوڑتا ہوں۔ اور چیلنج کا جو اصل جواب ہے۔ وُہ پیش کرتا ہوں۔ وُہ فرماتے ہیں:-

[5] یہ مضمون لکھ لینے کے بعد ان کا ٹریکٹ بذریعہ رجسٹری ملا ہے۔

"خلیفہ صاحب قادیان ایک اعلان کریں۔ کہ اگر میں اس طریق فیصلہ کو منظور کر لوں۔ تو مجھ پر عذاب نہ آنے کی صورت میں وُہ اور ان کی ساری جماعت اپنے عقائد باطلہ سے بیزاری کا اعلان کر کے میرے ہاتھ پر بیعت کریں گے"

دیکھئے مولوی صاحب نے فرار کی عین وُہی راہ اختیار کی۔ بلکہ الفاظ بھی قریباً وُہی استعمال کئے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کئے تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی لکھا تھا۔ "بمنظوری خلیفہ صاحب قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہوں۔ تو سیٹھ صاحب مع خلیفہ صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے" اور ایک اشتہار میں لکھا کہ "میاں محمود خلیفہ ثانی قادیان مع ممبران صدر انجمن احمدیہ مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر جمہور مسلمانوں میں مل کر مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کریں گے۔ اور اپنے کل مبلغوں کو بھی یہی حکم دیں گے" نیز دوسری جگہ لکھا ہے۔ کہ "سال کے بعد ان کا خلیفہ وُہ خود اور ساری جماعت قادیانی مذہب غلط جان کر بحکم کونوا مع الصادقین میرے ساتھ اشاعتِ اسلام کریں گے"

مولوی صاحب کو جواب الجواب

اس کے جواب میں خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو جواب دیا تھا۔ وُہی جواب میں مولوی محمد علی صاحب کو دیتا ہُوں کہ اگر کوئی طالب حق عیسائی کسی مسلمان عالم سے یہ کہے کہ آپ کے جو یہ عقائد ہیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ تین نہیں۔ محمد صاحب خدا کے سچے نبی اور رسُول ہیں۔ قرآن خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ حضرت عیسٰے صرف نبی ہیں۔ نہ خدا نہ خدا کے بیٹے۔ ان کو آپ ایک جلسہ عام میں حلفاً بیان کر دیں۔ تو میں اسی جلسے میں اسی وقت پانچ سو روپے نقد انعام دوں گا۔ اور اگر سال بھر میں آپ پر موت یا عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا۔ تو میں مزید دس ہزار روپے انعام دوں گا۔ تو کیا کوئی مسلمان عالم یہ شرط پیش کرے گا۔ کہ میں حلف جب ہی اٹھا سکتا ہوں۔ کہ تم اپنے سب سے بڑے آرچ بشپ کے ذریعہ یہ اعلان شائع کرا دو کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہا۔ تو اپنا عیسائی مذہب چھوڑ کر تمام عیسائیوں کے ساتھ مسلمان ہو جاؤں گا۔ اگر ایسا جواب اس طالب حق عیسائی کو دیا جائے۔ تو وُہ کیا سمجھے گا۔ کہ میں اپنے اطمینان کے لیے دس ہزار پانچ سو روپے انعام دیتا ہوں۔ پھر بھی یہ مسلمان عالم اپنے ہی مسلمہ عقائد کے متعلق حلف اٹھانے کی جُرأت نہیں کرتا۔ اور ایسے غیر ضروری شرائط پیش کرتا ہے۔ پھر اس کے اور اس کے مذہب کے جھوٹے ہونے میں شک ہی کیا رہا۔ اسی طرح کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب دیکر دُنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ افسوس ان کے دِلوں میں خدا تعالےٰ کا کوئی خوف نہیں۔

۴۸ ہزار روپیہ انعام

خاکسار اس عظیم الشان صداقت کی اہمیت خوب آشکار کرنے کے لئے انعامات کی رقوم میں حسب ذیل اضافہ کرتا ہے۔ تا غیر احمدی وغیر مبایعین پر پوری طرح اتمام حجت ہو۔

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے عقائد ایک عام جلسہ میں حلفاً ظاہر کریں۔ تو ان کو اسی وقت پانچ سو روپے کے عوض ایک ہزار روپیہ دیا جائے گا۔ اور ایک سال تک ان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہوئی۔ تو دس ہزار کے عوض بیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ان کے ہم خیال لوگوں میں سے کوئی صاحب ان کو حلف اٹھانے یا بفضل خدا حق کھل گیا ہو۔ تو تائب ہو کر حق قبول کرنے پر آمادہ کریں گے۔ تو ان کو دو سو روپے کے عوض دو ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ (۲) اس طرح مولوی محمد علی صاحب اپنے عقائد ایک عام جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ تو ان کو ایک ہزار کے عوض دو ہزار روپیہ نقد اسی وقت دیا جائے گا۔ اور ایک سال کے بعد دس ہزار کے عوض بیس ہزار روپیہ دیا جائے گا۔ ان کے ہمخیال لوگوں میں سے کوئی صاحب ان کو حلف اٹھانے یا بفضل خدا حق کھل گیا ہو۔ تو تائب ہو کر حق قبول کرنے پر آمادہ کریں گے۔ تو ان کو بھی ایک ہزار کے عوض دو ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

اعتراض کا جواب

ایک بات مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مذکورہ ٹریکٹ میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ "جہاں تک مجھ سے حلف ہو کر بعد ایک کا مطلب ہے میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے؟ آخر ہمارا مذہب بچوں کا کھیل تو نہیں۔ کہ جو شخص جو بات چاہے مونہہ سے نکال دے۔ سیٹھ صاحب نے خود یا کسی کے کہنے پر یہ لفظ تو لکھ دیئے۔ کہ "آیئے ہم خدا تعالےٰ سے اس کا فیصلہ کرالیں"۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ اگر خدا تعالےٰ سے فیصلہ لینا ہے۔ تو جو طریق وہ فیصلہ لینے کا پیش کرتے ہیں۔ اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں ہی ہونی چاہیئے۔ جب سیٹھ صاحب وہ آیت قرآنی یا حدیث پیش کر دیں گے۔ جس سے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ جو شخص اپنے عقیدہ کے صحیح ہونے پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائے حالانکہ وہ عقیدہ غلط ہو۔ اس پر ایک سال کے اندر عذاب آجایا کرتا ہے۔ اور اگر سال کے اندر عذاب نہ آئے۔ تو اس کا عقیدہ سچا ثابت ہو جاتا ہے۔ تو مجھے اس طریق فیصلہ سے بھی کوئی انکار نہ ہوگا!!

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہاں یہ طریق فیصلہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہی ہے۔ اس کی سند یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے جس مامور کو مبعوث فرمایا۔ اور جس کو حکم اور عدل قرار دیا ہے۔ وہ قرآن اور حدیث کے مطابق اپنے اور اپنے مخالفین کے درمیان کئی امور کے متعلق آسمانی فیصلہ کرنے کے لئے مؤکد بعذاب حلف اور ہزارہا روپے کے انعامات شائع فرما رہا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی مہدی موعود کی یہ ایک علامت بیان فرمائی ہے کہ یفیض المال فلا یقبلہ احد۔ یعنی وہ اس قدر مال دے گا کہ لوگ قبول نہ کر سکیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی حرف بحرف پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو روحانی اور جسمانی مال اس قدر پیش کیا۔ کہ لوگ لے نہیں سکتے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے غلام ہزارہا روپے کے انعامات دیتے ہیں مگر قبول نہیں کئے جاتے۔ یہ ایک عظیم الشان صداقت و حقیقت ہے۔ جو تا قیامت چمکتی رہے گی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ایک اور بات

ہاں مولوی محمد علی صاحب نے ایک اور بات بھی لکھی ہے۔ اس کا بھی جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن کی قادیانی جماعت کے ایک معزز رکن ہیں:- میرے قیام حیدرآباد میں سیٹھ صاحب نے مجھ سے نفرت کا اظہار تو یہاں تک کیا۔ کہ انہوں نے اپنے محترم دوست خانصاحب عبدالکریم بابو خانصاحب کی اس دعوت میں شامل ہونا بھی پسند نہ کیا۔ جو میرے حیدرآباد دکن کے معززین سے تعارف کے لئے میرے معزز میزبان نے کی تھی۔ اور جس میں سیٹھ صاحب بھی مدعو تھے"۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اس زمانہ کے مامور نے ہم کو تعلیم دی ہے۔ کہ ہمیں کسی سے دشمنی یا نفرت نہ ہونی چاہیئے۔ اگر دشمنی یا نفرت ہو تو صرف خدا تعالےٰ کی خاطر ہو۔ اپنے نفس کی خاطر ہرگز نہیں۔ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا صرف نام قریباً ۳۰ سال سے سن رہا ہوں۔ احمدی ہونے کے بعد بھی میرا مولوی صاحب سے کوئی تعلق نہ ہوا۔ نہ کبھی ملاقات ہوئی۔ مگر سالہا سال سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ ایک مقدس ہستی کو جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے بھی تعریف فرمائی ہے۔ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے مسیح نے بھی جس کو حسن و احسان میں اپنا نظیر قرار دیا ہے۔ جس کے متعلق گذشتہ اولیاء نے بھی تعریف فرمائی ہے۔ اور جس کو کئی لاکھ مومنوں کی ایک تبلیغی جماعت اپنا واجب الاطاعت پیشوا مانتی ہے۔ اور اس کے ہر ایک حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہے۔ ایسے عظیم الشان انسان کے متعلق وقتاً فوقتاً بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ حتےٰ کہ اس کو دنیا کا سب سے بدترین انسان یزید قرار دے کر ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اس سے خدا تعالےٰ کا غضب کس قدر بھڑکتا ہے۔ اس کا علم ان کو مرنے کے بعد ہوگا۔ ایسے بے باک شخص کو اگر اس کا کوئی دوست جو اس ساری حقیقت سے واقف نہ ہو۔ اپنے پاس مہمان کے طور پر بلائے۔ اور پھر وہ اس کے اعزاز کے لئے دعوت کرنی چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔ مگر میں تو اس ساری حقیقت سے واقف ہوں۔ اس کی دعوت میں کس طرح شریک ہو سکتا ہوں۔ اور کس طرح دلی محبت سے اس سے مل سکتا ہوں۔ میرے دل نے اجازت نہ دی۔ اس لئے میں دعوت میں شریک نہ ہوا۔ اس وجہ سے مولوی محمد علی صاحب کو یا ان کے میزبان کو برا نہ منانا چاہیئے تھا۔ مگر دونوں نے برا منایا۔ ان کے میزبان تو جو میرے سالہا سال کے دوست تھے۔ اس قدر ناراض ہوئے۔ کہ خاکسار سے اپنا دوستانہ تعلق توڑ لیا۔ وہ اس بارے میں معذور ہوں گے۔ مگر میں بھی مجبور ہوں۔

آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اے آسمان و زمین تم گواہ رہو۔ کہ ہم نے غیر احمدی و غیر مبائعین کے غلط عقائد کی حقیقت ان پر کھول دی ہے۔ پھر بھی وہ اپنے غلط عقائد پر اڑے رہیں اور حق کی طرف رجوع نہ کریں۔ تو ان کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

خاکسار عبداللہ الہ دین امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن ۱۷ اپریل ۱۹۴۲ء

قابل توجہ نمائندگان مجلس مشاورت و سیکرٹریان تعلیم و تربیت

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر اپنی آخری تقریر میں نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

"جو شوریٰ اگلے سال آئے گی۔ اس کے آنے تک ہر فرد جو نمائندہ بن کر آیا ہے۔ وہ ان تمام باتوں کو جو یہاں ہوئی ہیں جماعت کے سامنے زندہ رکھے تازہ رکھے۔ اور بار بار دہراتا رہے۔ تاکہ ہمارا ان باتوں پر جو وقت صرف ہوا ہے۔ وہ ضائع نہ ہو۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے حضور محض باتیں کرنے والے قرار نہ پائیں۔ بلکہ عمل کرنے والے سمجھے جائیں"۔

حضور کی اس ہدایت کے مدنظر میں نمائندگان کی یاد دہانی اور حضور کی ہدایت کی تعمیل میں سہولت پیدا کرنے کے لئے حضور کی بعض ضروری ہدایات درج کر کے ان سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا وہ ان کی تعمیل کر چکے ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے۔ تب بھی اور اثبات کی صورت میں بھی نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

حضور نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ "میں دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ اپنی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں۔ اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں۔ حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھیں اور جن جماعتوں نے ابھی تک تفسیر کبیر کا درس اپنے ہاں جاری نہیں کیا۔ وہ اس کا درس جاری کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تفسیر کے اندر اس قدر مسالہ موجود ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام کو سمجھنا چاہے۔ تو وہ اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کے معارف اس سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ پس اب قرآن کریم کے مطالب کو سمجھنے کے لئے کوئی مشکل نہیں رہی۔ اور حضرت مسیح موعود کی کتابیں تو اردو میں ہی ہیں۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھیں۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اچھے اخلاق پیدا کریں۔ اور دوسروں کو بھی اچھے اخلاق اختیار کرنے کی تلقین کریں"۔

نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس جاری کریں۔ اور جن جماعتوں نے ابھی تک امتحان کتب حضرت مسیح موعود میں جو ماہ نومبر میں ہو رہا ہے حصہ نہیں لیا۔ وہ اس امتحان میں شریک ہونے کے لئے اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم و تربیت یا پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کو اپنی شرکت امتحان کے بارہ میں اطلاع دے دیں۔ تا سب جماعتوں کی طرف سے نظارت ہذا کو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے بارہ میں رپورٹ مل سکے۔ اور نظارت ہذا حضور کی خدمت میں تعمیل کرنے والی جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست کرسکے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین عظیم الشان پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ جب اپنے مامورین اور مرسلین کو اہل دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتا ہے تو ان کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے انہیں اپنے غیب کے بعض اسرار سے بھی آگاہ فرماتا ہے جنہیں پیشگوئی کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اور یہ پیشگوئیاں انبیاء علیہم السلام کی صداقت اور سچائی کا زبردست معیار ہوتی ہیں کیونکہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور جب یہ ربانی اسرار اس کے کسی مامور کے ذریعہ پیشگوئیوں کے رنگ میں منصۂ ظہور میں آئیں۔ تو انصاف پسند طبائع انہیں تائید الٰہی کا ایک واضح اور کھلا ثبوت تسلیم کریں گی۔ کیونکہ غیب کی خبروں سے آگاہ ہونا بشری طاقت سے باہر ہے اور جب تک خدائے علیم وخبیر کی ہستی خود اپنے کسی برگزیدہ اور مامور کو اس سے آگاہ نہ کرے۔ اس وقت تک کوئی انسان مصفٰا غیب کی خبریں ظاہر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول (الجن-۲) کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے مخصوص ہے۔ اور وہ اپنے اسرار غیب پر بجز اپنے برگزیدہ رسولوں کے اور کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ غیب کی خبروں سے قبل از وقت آگاہ کرنا انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔ کیونکہ جب یہ پیشگوئیاں صحیح اور درست ثابت ہوں تو ان کو پیش کرنے والا اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور مامور ثابت ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کے شامل حال نظر آتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (المومن-۴) کہ اس رسول کی سچائی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس کی پیشگوئیاں صحیح ثابت ہوں گی۔ اور جن واقعات کی قبل از وقت اطلاع دی گئی ہے۔ وہ اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ اور اس سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ اس انسان کا تعلق اللہ سے ہے۔ اور جو غیب کی خبریں اس نے قبل از وقت بتائیں اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے بتائی تھیں وہ صحیح ثابت ہوئیں۔ قرآن مجید کی ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ پیشگوئیوں کا وجود مامورین کے صدق وکذب کا ایک ایسا معیار ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہے۔ کیونکہ پیشگوئی کرنا اور اسرار غیب سے اطلاع دینا کسی انسان سے ناممکن نہیں جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا علم حاصل کر کے لوگوں کو اس سے آگاہ نہ کرے۔ اور جب ایک پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہو جائے۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ واقعی یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ اور پیشگوئی کرنے والا انسان اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔ اور اسے الٰہی تائید اور نصرت حاصل ہے۔

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول بنا کر اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ سے ہزارہا واقعات کی قبل از وقت اطلاع دی۔ اور یہ پیشگوئیاں بڑے بڑے انقلابات اور اہم امور سے متعلق تھیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پیشگوئیوں کو صدق وکذب کا معیار گردانتے ہوئے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "آپ اگر کچھ بھی اللہ جلشانہٗ کا خوف رکھتے ہیں۔ تو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کے لئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے۔ اسی حالت میں سچی ہو سکتی تھی۔ کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہو۔ ہرگز سچی نہیں کر سکتا" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۳)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔ "کیا یہ نشان نہیں ہے۔ کہ الہامی پیشگوئیوں کے بالمقابل آزمائش کے لئے کوئی اس عاجز کے سامنے نہیں آسکتا۔ اور اگر آوے تو خدا تعالیٰ اس کو سخت ذلیل کرے۔ ایسا ہی صدہا تائیدات الٰہیہ شامل حال ہو رہی ہیں۔ میں حضرت اقدس کا تابع ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کریگا۔ وہ خود کاٹا جائیگا۔ مخالف روسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار" (نشان آسمانی صفحہ ۳۵)

بہر حال اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی پیشگوئیاں ان کی صداقت کا زبردست ثبوت ہوتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ان کے شامل حال ہے۔ اور وہ حقیقۃً خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور مامور ہیں۔ اس معیار کی رو سے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ہزارہا پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جو موعود وقت پر پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس طرح پر آپ کی صداقت کی گواہ بن کر کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بن چکی ہیں۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین اہم پیشگوئیاں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو تین بڑی بڑی قوموں یعنی مسلمانوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ (باقی)

خاکسار ملک محمد عبد اللہ فاضل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شاہ جہانپور میں جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ جہانپور کی طرف سے ٹاؤن ہال میں جلسے کا انتظام کیا گیا۔ حافظ عبد الجلیل صاحب کے نام سے دعوتی کارڈ شہر کے ہندو سکھ مسلم رؤسا وحکام ومعززین کے نام بھیجے گئے۔ اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے جماعت سے پورا پورا تعاون کیا۔ اور ہر انتظام میں اعانت کی۔ مسٹر پریم رام صاحب سیکرٹری نے سارے شہر میں ایک احمدی نوجوان کے ہمراہ اعلان کیا۔ اور بعض علاقوں میں دو دفعہ اعلان کیا گیا۔ جلسہ گاہ کے انتظام میں مقامی جماعت نے حافظ صاحب کے مشورہ کے ماتحت نہایت عمدگی سے انتظام کیا۔ ساڑھے سات بجے جلسہ ماتھور ام صاحب وکیل کی صدارت میں شروع ہوا۔ مولوی عبد المالک صاحب نے "کیا مذہب جنگ کراتا ہے؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے مذہب کی تعریف ضرورت مذہب کے دلائل بیان کر کے مختلف پہلوؤں سے قرآن کریم سے یہ ثابت کیا کہ مذہب حیوانوں کو انسان۔ اور انسانوں کو باخدا انسان بناتا ہے۔ اور جنگ کا موجب دہریت اور دہریت کے نتیجے میں بد اخلاقی پیدا ہوتی ہے۔ اور بد اخلاقی کا نتیجہ جنگ ہوتی ہے۔ آپ نے سات وجوہات پیش کر کے بتایا۔ کہ جن سے جنگ پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ علاج بھی بتایا۔ کہ جو اسلام نے اس کا بیان کیا ہے۔ بعد ازاں اسی سلسلہ میں آپ نے موجودہ جنگ سے متعلق قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کو بالتفصیل بیان کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے اسی موضوع پر تقریر کی جس میں قرآن کریم کی روشنی میں جنگ کے اصل بواعث پیش کر کے ان کا حل بتایا۔ بعض ویدمنتر بھی پیش کئے۔ جن کا خدا کے فضل سے ہندوؤں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ بعد ازاں گیانی صاحب نے اسی موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ مذہب جنگ نہیں کراتا۔ بلکہ مذہبی پرچارک کا غلط رویہ اور اخبارات کا غلط طریق عمل اس جنگ کا موجب بنتا ہے۔ ازاں بعد ایک سکھ سردار مکند سنگھ صاحب نے تقریر کی جس میں سچ بولنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا۔ میرے ان بچوں نے خوش کن طریق سے باتیں سنائی ہیں یہی میرے لئے اور آپ کے لئے بہتر ہیں بشرطیکہ آپ اور ہم ان پر عمل کریں۔ اس کے بعد مسٹر پریم رام صاحب نے تقریر کی جس میں کہا کہ ہندوستان نے ساری دنیا کو سکھایا ہے۔ اور ہم جب تک تمام بزرگوں کی باتوں کو مان کر ساری مذہبی کتابوں کو نہیں پڑھتے اصلاح نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم ہندو اور مسلمانوں کو کبھی نہیں لڑنا چاہیئے۔ ہماری لڑائیاں جہالت پر مبنی ہیں۔ آپ کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کی جانب سے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ جس کے جواب میں مولوی عبد المالک خانصاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار تشکر کیا۔ اور جلسہ خیر وخوبی سے ختم ہوا۔ اس جلسہ میں شہر کے اکثر حکام ادنیٰ واعلیٰ معززین اور رؤسا شریک ہوئے سات آٹھ سو سے زائد مجمع تھا۔ اور اخیر تک لوگوں نے نہایت اطمینان سے ان سب تقاریر کو سنا۔ دوسرے دن ایک صاحب نے بیعت کی۔ اس کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

خادم مہاشہ محمد عمر

مضافات قادیان میں تبلیغ کی ۳ ماہی رپورٹ

احرار کے پراگندہ ہوجانے سے فائدہ اُٹھانے کا موقعہ

نومبایعین

[ا]ز مارچ ۱۹۴۲ء تک مضافات قادیان میں تبلیغی [ک]وششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۵۰ [ا]شخاص نے بیعت کی ہے۔ بیعت کرنیوالوں [می]ں سے بعض معزز سرکاری عہدہ دار ہیں۔ اور [بعض] نمبردار۔ ایک صاحب سرگوبند پور کے [احر]ار کے سکرٹری ہیں۔ اس سے قبل اسی [قص]بہ کے احرار کے پریذیڈنٹ بیعت کرچکے [ہیں]۔ جو نہایت مخلص اور جوشیلے نوجوان [ہیں]۔

جلسے

[عرص]ہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل سترہ مقامات پر [جل]سے کئے گئے۔ کالا افغاناں۔ بھنگواں۔ طالبپور۔ [...]کے بانگر۔ دھرمکوٹ بگہ۔ قادیان راجپوتاں [...]وال بیٹ۔ تلونڈی جھنگلاں۔ ماڑی بچیاں [...]ر چیچی۔ ڈیریوالہ۔ کرٹی افغاناں۔ ونجوال۔ [...]ر ماچھیاں۔ فیض اللہ چک۔ گھوڑیواہ۔ [...]نو وان۔ بنڈوری میاں سنگھ۔

ان جلسوں میں نگران صاحب اعلیٰ مقامی [تبلی]غ اور کارکنان مقامی تبلیغ کے علاوہ حضرت [میا]ں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ جناب مولوی [...]لمعنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ جناب مولوی [...]عطاء صاحب اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب [...] نے شرکت فرمائی اور اپنے مواعظ حسنہ سے [...]ں کو مستفید فرمایا۔

نئے دیہات

اس سہ ماہی میں بارہ ایسے دیہات میں بیعت ہوئی ہے۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ بنڈوری میاں سنگھ کے سوا دو کے باقی تمام مسلمانوں نے بیعت کرلی ہے۔ اور اس جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاصی جماعت قائم ہوگئی ہے۔

مخالفین کی کوشش

عرصہ زیر رپورٹ میں بعض مبلغین پر حملے کئے گئے اور انکو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا گیا۔ اس ضمن میں مولوی منشی خانصاحب اور مولوی فضلدین صاحب کا رائے پور ماننیاں اور علاقہ کلانور میں زدوکوب کیا جانا خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ بعض احمدیوں سے ان کے مملوکہ مکانات۔ اراضیات اور مسجد چھین لی گئی۔ جس میں دشمن کو انجام کار ناکامی و نامرادی ہوئی۔ اس ضمن میں دیوانی وال کا تکیہ اور مسجد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو تین سال کے مقدمہ کے بعد احمدیوں کو واپس ملے ہیں۔ بعض مقامات پر غیر احمدیوں کے ساتھ غیر مسلموں نے ملکر احمدیوں کو ان کے مکانات اور اراضیات سے بے دخل کرانے کی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی نہ دی۔ ایک احمدی ذیلدار اور بعض نمبرداروں کو معطل کرانے کی کوشش کی گئی۔ اس کوشش میں غیر مسلم اور احرار اور دیگر حکام پرست پارٹیاں شامل ہوئیں۔ ان کو ایک حد تک کامیابی بھی ہوگئی مگر انجام کار اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو فتح دی۔ اس ضمن میں چوہدری عبدالرحیم صاحب ذیلدار چوہدریوالہ کا معاملہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

بعض مقامات پر پولیس کی طرف سے احمدیوں پر زیادتی اور سختی کی گئی۔ ان معاملات کو افسران بالا کے نوٹس میں لایا گیا۔ اور احمدیوں کو صبر کی تلقین کی گئی۔ اس ضمن میں لودھی ننگل۔ دیوانی وال۔ بیری اور اٹھوال کے واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جہاں احمدیوں پر ناجائز مقدمات بنانے کی کوشش کی گئی۔ ان تمام مظالم میں ہمارے خلاف جماعتی رنگ میں مجلس احرار تھی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ناکام و نامراد کیا۔ احرار نے ملا عنایت اللہ کو بعض سنگین الزامات لگاکر اپنی جماعت سے نکال دیا ہے۔ اب یہ مجلس تین ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ مزقھم اللہ کل ممزق۔ اللہ تعالےٰ نے دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اور اُن کی چالاکیوں کو اس طرح خاک میں ملادیا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل ساحروں کی چالاکیاں خاک میں مل گئی تھیں۔ اسوقت جبکہ دشمن کا اتحاد و نظام ٹوٹ چکا ہے اور نیک طبع لوگ ان سے متنفر ہوچکے ہیں۔ اور احمدیت کی طرف مائل ہورہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے اوقات کو تبلیغ کے لئے وقف کریں اور مضافات میں تبلیغ کے کارکنان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

مجاہدین

اس سہ ماہی میں صرف ایک مجاہد تبلیغ کیلئے باہر گئے۔ افسوس کہ قادیان کے احمدی دوست باوجود بار بار تحریک کرنے کے فریضۂ تبلیغ کی طرف متوجہ نہیں ہوے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں کو دُور کرے۔

دَورہ نگران صاحب اعلیٰ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نگران اعلےٰ نے عرصہ زیر رپورٹ میں پچاس دیہات کا دورہ کیا۔ ان کے ساتھ دَورہ میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب بھی حسب فرصت شریک ہوتے رہے۔

تربیت

مضافات میں تبلیغ کے قلیل بجٹ کیوجہ سے پوری طرح تربیت کا انتظام تو نہیں ہوسکا۔ تاہم جماعت احمدیہ بیری۔ چوچنے۔ خوشحالپور میں ایک مربی اور مدرس مقرر ہے۔ جماعت احمدیہ جاگووال بیٹ دارا پور۔ چھاوڑیاں۔ بھینی میلواں میں ایک معلم اور مربی مقرر ہے۔ جماعت احمدیہ گھوڑیواہ۔ بگول اور شینہ بھٹیاں میں ایک مدرس اور مربی مقرر ہے جماعت احمدیہ مہیش ڈوگر۔ بلپور۔ رجوعہ میں ایک مدرس اور مربی مقرر ہے۔ اسی طرح فتحگڑھ چوڑیاں کے دار التبلیغ میں ایک مربی مقرر ہے۔ یہ تمام کے تمام مربی اور معلم اپنی اپنی جگہ تعلیم و تربیت کا کام کررہے ہیں۔

(خاکسار دل محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب سے ضروری درخواست

[ا]لفضل مورخہ ۱۵ و ۱۶ اپریل میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے [جن] کا چندہ الفضل ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ [احب]اب سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرماویں یا وی۔ پی [رو]کنے کے متعلق اطلاع بھیج دیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک [چن]دہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ انکی خدمت میں [...]م مئی کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔

(مینجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

"وی" برائے وکٹری (فتح)

ریلویز ہر ممکن کوشش سر انجام دے رہی ہیں آپ بھی اس ضمن میں امداد کریں گے؟ اگر آپ سفر نہایت ہی اشد ضرورت کے پیش نظر کریں!

سیرۃ النبیؐ کے جلسے

آسنور کے جلسہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب اور محمد یعقوب صاحب نے تقریریں کیں۔ یاری پورہ کے جلسہ میں مسٹر نصیر الدین صاحب ایڈیٹر البرق اور میر غلام محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ اُدے پور کٹیا (یو۔پی) میں بہادر خانصاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب اور ماسٹر مروان خانصاحب نے تقریریں کیں۔ چک ۶۷ جنوبی سلطان احمد صاحب۔ چوہدری عبدالجلیل صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب اور قریشی محمد نعیم شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ تلونڈی جھنگلاں۔ محمد رمضان صاحب اور چوہدری شادین صاحب نے تقریریں کیں۔

کیرنگ میں مولوی سید صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نے تقریر کی۔

فیروز پور شہر میں پنڈت شودرشن صاحب پلیڈر۔ سردار دیوا سنگھ صاحب پبلک پراسیکیوٹر فیروزپور۔ پیر اکبر علی صاحب اور پیر صلاح الدین صاحب ای۔اے۔سی نے تقریریں کیں۔

صالح پور۔ ضلع کٹک میں کئی معزز ہندوؤں نے تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی عبدالحلیم صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سونگڑہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ذکر کیا۔ اور لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی تحریک کی۔

گولیکی میں حافظ کرم الٰہی صاحب۔ منشی احمد خان صاحب۔ اور پیر محمد عبداللہ صاحب نے تقریریں کیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور ہونا چاہیئے .... ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ حفاظت کرے

اپنی زندگی کی
اپنے خاندان کی
اپنی دولت کی
اپنی ملازمت کی
اپنے گھر کی
اپنی زمین کی
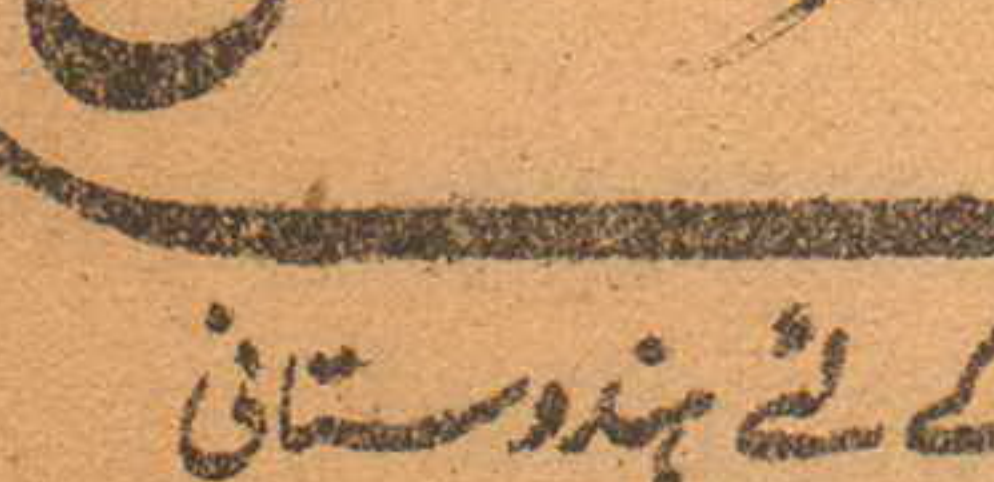
ابھی عمل کیجئے!

آپ خود ہی غور کیجئے اور اپنی حفاظت کے لئے اپنی مدد کیجئے

خریدیئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس

ہر وہ آنہ جو ہم اس کام میں لگاتے ہیں، حملہ آوروں کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستانی خشکی کی فوج، بحری فوج، اور ہوائی فوج تیار کر کے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔

پوری تفصیل ڈاک خانے سے معلوم ہو سکتی ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

چنکنگ ۲۱ اپریل چین کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چینی فوج نے برما میں دشمن کو ینگ یانگ سے تین میل جنوب کی دھکیل دیا ہے۔ دوسرے محاذ پر برطانی فوج نے ینچنگ کو کامیابی سے عبور کر لیا ہے۔ باولا کے علاقہ میں دشمن کو کمک پہونچ گئی ہے۔ اور وہ بہت دباؤ ڈال رہا ہے۔ دریائے سالوین کے محاذ پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور دشمن کے ہراول دستے دریا کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ ایک فوجی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جزیرہ پینے میں امریکن فوج دو مورچوں سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ یہاں امریکن فوج حملہ آور فوج سے تعداد میں بہت کم ہے۔

وشی ۲۱ اپریل موسیو لاوال نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ میں فرانس کے مصائب کم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور مہاجرین اور اعلیٰ کے لئے خوراک اور پوشاک کا انتظام کروں گا۔ فرانس اور جرمنی میں تعاون یورپ میں قیام امن کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور مجھے ان دونوں ملکوں میں اتحاد دیکھنے کا خبط ہے۔ جرمنی کے ساتھ مصالحت سے مجھے کوئی دھمکی نہیں روک سکتی فرانس آج تک غلط فہمیوں۔ اور بیرونی اثرات کی وجہ سے نقصان اٹھاتا رہا۔

برلن ۲۱ اپریل امیرالبحر ڈارلان نے فرانسیسی عوام کے نام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جس طرح مجھے تم پر اعتماد ہے۔ تمہیں بھی مجھ پر اعتماد چاہیئے۔ میں فرانسیسی مملکت کی پوری پوری حفاظت کروں گا۔ اور عزت کے رستہ پر چلوں گا۔

واشنگٹن۔ ۲۱ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ نے ہند چینی میں ساٹھ ہزار ٹن کے تجارتی جہاز جاپان کے حوالہ کر دئیے ہیں۔ اس پر امریکن گورنمنٹ نے زبردست احتجاج کیا ہے۔

ٹوکیو ۲۱ اپریل۔ جاپانی ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ ٹوکیو پر ہوائی حملہ کے سلسلہ میں ہوم ڈیفنس کے جاپانی کمانڈروں کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور جنگی محکمہ میں بعض تبدیلیاں کی جائیں گی۔

دہلی ۲۱ اپریل سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ ماہ ہندوستانی جنگی صنعت پورے عروج پر رہی ہے مشین گنیں۔ توپیں بندوقیں اور دیگر سامان اسقدر کثیر مقدار میں بنایا گیا ہے۔ کہ پہلے کبھی نہ بنا تھا۔ اب یہاں بم اور بھاری توپیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔

ماسکو ۲۱ اپریل سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس میں جرمنوں کے ہوائی نقصانات بہت بڑھ رہے ہیں۔ مارچ میں ایک ہزار طیارے برباد ہوئے۔ اور اپریل کے دو ہفتوں میں پانسو۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ سر سٹیفورڈ کرپس یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وزیر ہند نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جرمن فوجیوں کی ایک گاڑی کے پٹڑی سے اتار دیئے جانے کی وجہ سے جرمن حکام نے پچاس فرانسیسی قیدیوں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ اگر تین روز کے اندر اصل ملزم حاضر نہ کئے گئے۔ تو اسی اور مار دیئے جائیں گے۔ تمام تفریح گاہیں بند کر دی گئیں

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آج کل یورپ کے مختلف ممالک میں جاپانی سفیروں۔ اور نمائندوں کی میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ سیاسی نامہ نگاروں کی رائے ہے۔ کہ لاوال کے اقتدار سے فائدہ اٹھا کر جاپان فرانس سے مڈغاسکر کے اڈے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل روسی محاذ کے متعلق جرمن خرابیٔ موسم کی سخت شکایت کر رہے ہیں روسی اعلانات میں موسم کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور سب محاذوں پر روسی دباؤ بڑھ رہا ہے کالینن کے محاذ پر چار جرمن رجمنٹوں کو گھیر لیا گیا ہے۔ روسی توپیں اب سمالنسک پر حملے کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل جنگی سامان کی تیاریوں کی رفتار کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ امریکہ کو دس سال ڈیڑھ کروڑ مزدوروں کی ضرورت ہوگی۔ بیرونی ملکوں سے بھی منگوانے پڑیں گے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جاپانی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے مزید طیارہ بردار جہاز جاپان کے پانیوں میں پہنچ گئے ہیں۔ اور ان کی نقل و حرکت سے تشویش پیدا ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے آج رات مسٹر چرچل سے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ فرانس کے متعلق جرمنی اپنے رویہ میں اسی وقت تبدیلی کرے گا۔ جب لاوال اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گا۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ جنرل ویول نے آج شب ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اتحادیوں کی آخری کامیابی اور فتح میں کوئی شک نہیں۔ دنیا کے چار عظیم الشان ممالک ہندوستان کی امداد کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ جاپانی ہندوستان پر ہوائی حملے کر سکتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ عارضی طور پر کسی مقام پر قبضہ۔ مگر کوئی مستقل کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ برطانیہ کے بڑے جنگی جہازوں کی پوزیشن کے متعلق آج پارلیمنٹ کے خفیہ اجلاس میں بحث کی گئی۔ ممبروں کی طرف سے دریافت کیا گیا۔ کہ نئی قسم کے جنگی جہازوں کی تعمیر کے سلسلہ میں اب تک کیا ترقی کی گئی ہے۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ صدر روزویلٹ کے خاص ایلچی کرنل جانسن نے آج ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ گورنمنٹ اور کانگرس میں سمجھوتہ کیلئے میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر اس سلسلہ میں کسی کے پاس کوئی تجویز ہو۔ تو وہ میرے پاس آئے۔ آپ نے صدر روزویلٹ کا پیغام سنایا۔ جس میں ہندوستانیوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آج دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ پوپ نے جاپان کے ساتھ جو ڈپلومیٹک تعلقات قائم کئے ہیں۔ اس کے خلاف برٹش گورنمنٹ اور امریکہ کے پروٹسٹوں کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پوپ نے کہا ہے کہ یہ تعلق صرف کیتھولک چرچ کے مفاد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم اپریل سے خطرناک ادویہ فروخت کرنے والوں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایسی ادویہ کو غیر رجسٹر شدہ لوگوں کے پاس فروخت نہ کریں۔

بمبئی ۲۱ اپریل آج یہاں بندرگاہ کے مزدوروں نے ہڑتال کے سلسلہ میں ہنگامہ بپا کر دیا۔ اور پتھر چلانے لگے۔ پولیس نے مجبوراً گولی چلائی۔ جس سے دو ہلاک اور ۳۷ مجروح ہوئے

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آج دارالعوام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو اشیاء آگ لگانے والی اور روشنی کے کام آنے والی ہیں۔ ان کی بھی راشن بندی کر دی جائے گی۔

پشاور۔ ۲۱ اپریل۔ وزیراعظم ایران نے اعلان کیا ہے۔ کہ سابق حکومت میں جو اشخاص مصائب کا شکار ہوئے تھے۔ ان کی دادرسی کے لئے حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو لوگوں کی صحت تعلیم اور ترقی کے ذرائع بھی دریافت کرے گی

لائلپور ۲۰ اپریل۔ گندم حاضر ۵/۰/۰ ہاڑ ۹/۲/۴ ۔ نخود ۳/۱۱/۰ ۔ بنولہ پیدا ۲/۱۱/۶ بنولہ دیسی ۲/۸/۳ ۔ توریہ ۴/۷/۰ ۔ گڑ ۴/۴/۰ تا ۴/۸/۰ ۔ شکر ۵/۰/۰ تا ۵/۱۲/۰ ۔ گھی ۴۸/۸/۰ ۔ امرت سر میں سونا ۵۰/۰/۰ ۔ چاندی ۷۹/۰/۰ ۔ پونڈ ۳۷/۴/۰

سونے کی گولیاں۔ یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ۔ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔